بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۸ ہجری | ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش | ۲۷ فروری ۶۹ء | نمبر ۴۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن مجید نے انسانی تربیت کے تمام مراتب بیان کئے ہیں

یہ قرآن ہی ہے جس نے طبعی حالتوں اور اخلاق فاضلہ میں فرق کر کے دکھلایا ہے

"ایسی کامل کتاب (قرآن) کے بعد کس کتاب کا انتظار کریں جس نے سارا کام انسانی اصلاح کا اپنے ہاتھ میں لے لیا اور پہلی کتابوں کی طرح صرف ایک قوم سے واسطہ نہیں رکھا بلکہ تمام قوموں کی اصلاح چاہی اور انسانی تربیت کے تمام مراتب بیان فرمائے۔ وحشیوں کو انسانیت کے آداب سکھلائے پھر انسانی صورت بنانے کے بعد اخلاقِ فاضلہ کا سبق دیا۔ یہ قرآن نے ہی دنیا پر احسان کیا کہ طبعی حالتوں اور اخلاقِ فاضلہ میں فرق کر کے دکھلایا اور جب طبعی حالتوں سے نکال کر اخلاقِ فاضلہ کے محلِ عالی تک پہنچایا تو فقط اسی پر اکتفا نہ کی بلکہ اور مرحلہ جو باقی تھا یعنی روحانی حالتوں کا مقام اس تک پہنچنے کے لئے پاک معرفت کے دروازے کھول دیئے اور نہ صرف کھول دیئے بلکہ لاکھوں انسانوں کو اس تک پہنچا بھی دیا پس اس طرح پر تینوں قسم کی تعلیم جس کا میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کمال خوبی سے بیان فرمائی۔ پس چونکہ وہ تمام تعلیموں کا جن پر دینی تربیت کی مزورتوں کا مدار ہے کامل طور پر جامع ہے۔ اس لئے یہ دعویٰ اس نے کیا کہ میں نے دائرہ دینی تعلیم کو کمال تک پہنچایا جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

یعنی آج میں نے تمہارا دین کامل کیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا اور میں تمہارا دین اسلام ٹھہرا کر خوش ہوا۔ یعنی دین کا انتہائی مرتبہ وہ امر ہے جو اسلام کے مفہوم میں پایا جاتا ہے یعنی یہ کہ محض خدا کے لئے ہو جانا اور اپنی نجات اپنے وجود کی قربانی سے چاہنا اور طریق سے۔ اور اس نیت اور ارادہ کو عملی طور پر دکھلا دینا۔ یہ وہ نقطہ ہے جس پر تمام کمالات ختم ہوتے ہیں۔ پس جس خدا کو حکیموں نے شناخت نہ کیا۔ قرآن نے اس سچے خدا کا پتہ بتایا۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی ۹۲/۹۳)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۲۶ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۔ ربوہ ۲۶ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین

۔ ربوہ ۲۶ تبلیغ۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پہلے جیسی ہے۔ گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف تا حال چل رہی ہے۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عبدالشکور غنی پتھالو سٹیٹ ایبٹ آباد کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام عبدالقیوم نصیر تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (عبدالرشید غنی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج)

عیادت ایثار

قیادت ایثار چاہتی ہے کہ امسال بے کاروں کو روزگار دلانے کے لئے ہر ممکن قدم اٹھایا جائے۔ مریضوں کی عیادت کے سلسلہ میں جملہ اراکین میں ایک نمایاں بیداری کا رنگ پیدا کیا جائے۔ پوری نگاہ رکھی جائے کہ بوجہ غربت کسی کو فاقہ نہ کرنا پڑے۔ جملہ اراکین مسجد، لباس اور گھر کو صاف رکھنے کے علاوہ ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں ایک مثالی حیثیت اختیار کر جائیں۔ گھروں، کھیتوں اور گزرگاہوں پر زیادہ سے زیادہ سایہ دار اور پھلدار درخت لگا کر ملکی و ملی خدمت بجا لائی جائے۔ ہر مجلس زیادہ سے زیادہ انصار کو فرسٹ ایڈ سکھا کر انہیں دوسروں کے لئے مفید وجود بنائیں۔ اور گم شدہ اشیاء ملنے پر متعلقہ مالکان تک پہنچا کر ایک اچھی مثال قائم کی جائے۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ربوہ میں نماز عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کی نماز ۱۰ ذوالحجہ مطابق ۲۷ فروری بروز جمعرات ۸½ بجے صبح مسجد مبارک میں ہوگی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا احباب و خواتین وقت سے پہلے تشریف لے آئیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

ایمان عمل کے بغیر اور عمل ایمان کے بغیر انسان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ سیدھی بات ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے جو ہدایت دی ہے وہ اس لئے دی ہے کہ ہم اپنی زندگیوں کو اس ہدایت کے مطابق ڈھالیں۔ انسان کو اپنے اعمال میں خود مختار اس لئے بنایا گیا ہے کہ وہ ایسی راہ اختیار کرے۔ جو اس کی زندگی کو زیادہ سے زیادہ معرفت کے قابل بنائے اور ایسے اعمال بجا لائے جو اس کا تعلق اللہ تعالےٰ سے اور اللہ تعالےٰ کی مخلوق سے اس طرح قائم کرے کہ جس سے زندگی اس شاہراہ پر چلے۔ جس سے یہ دنیا بھی بہشت کا نمونہ بن جائے

ایسی زندگی کے لئے ایک تو صحیح ایمان کی ضرورت ہے۔ اور دوسرے ان ہدایات کو جامۂ عمل پہنانے کی جو اللہ تعالےٰ نے اعمال بجا لانے کے متعلق اپنے رسولوں کے ذریعہ انسان کو دی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(البقرہ آیت ۳۹)

(تب) ہم نے کہا (جاؤ) سب کے سب اس میں سے نکل جاؤ۔ اور یاد رکھو کہ اگر پھر کبھی تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو لوگ میری ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں نہ کوئی (آئندہ کا) خوف ہوگا اور نہ وہ (سابق کوتاہی پر) غمگین ہوں گے۔

قرآن کریم میں جو تعلیم دی گئی ہے۔ اور جو ہدایات دی گئی ہیں۔ ان میں آپ دیکھیں گے کہ ایمان اور اعمال صالح کا ذکر ساتھ ساتھ آیا ہے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ ایمان اعمال کے بغیر اور اعمال ایمان کے بغیر بے فائدہ اور رائیگاں جاتے ہیں۔

قرآن کریم کے شروع ہی میں

اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ

یعنی وہ لوگ جو غیب پر ایمان بھی لاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی عبادت اور مخلوق خدا کی خدمت بھی کرتے ہیں۔ افسوس ہے کہ انسان اس حقیقت کو فراموش کر دیتا ہے۔ کبھی تو وہ یہ سمجھ لیتا ہے کہ ایمان جو لے آئے ہیں اب نیک اعمال کی کیا ضرورت ہے۔ چنانچہ تقریباً تمام الٰہی مذاہب کے پیرو اس غلطی میں مبتلا ہو جاتے رہے ہیں۔ اسی طرح اور انہی لوگوں کے رد عمل میں پھر ایسے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں جو کہنے لگتے ہیں کہ ایمان کی کوئی ضرورت نہیں۔ نیک اعمال بجا لانا کافی ہے۔ حالانکہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ ایمان اور اعمال کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ بے شک ایمان کی بھی بذات خود بڑی اہمیت ہے۔ اور نیک اعمال کی بھی۔ لیکن ایک دوسرے سے الگ ہو کر مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اس وقت دنیا میں جو خطرناک حالات پیدا ہو گئے ہیں وہ اسی وجہ سے ہیں کہ ایک طرف تو عیسائیت ہے جو صرف ایمان پر زور دیتی ہے۔ اور دوسری طرف دانشمند ہیں۔ جو معاشرہ کی حالت سدھارنے کے لئے کہتے ہیں۔ کہ اخلاقی اقدار کو زندہ کرنا چاہیئے۔ مگر اس میں ان کو ناکامی ہو رہی ہے۔ اخلاقی اقدار کی مستحکم بنیاد محض منطقی دلائل سے قائم نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے ؎

پائے استدلالیاں چوبیں بود
پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود
گر باستدلال کار دیں بدے
فخر رازی را ز دادِ دیں بدے

یعنی عقلی دلائل کی بنیاد لکڑی کی بنیاد کی طرح کمزور ہوتی ہے۔ دین ایسی کمزور بنیاد پر پائدار عمارت تیار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح محض ایمان جیسا کہ عیسائیت زور دیتی ہے اخلاق کی بنیاد نہیں بن سکتا۔ اس لئے جو لوگ صرف ایمان کو کافی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا یہ ایمان ہے۔ اگر گناہ کرتے ہیں تو وہ بخش دیئے جائیں گے۔ اسلام ایسے ایمان کی تائید نہیں کرتا۔ بلکہ وہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ پر بھی زور دیتا ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات کی اس حقیقت کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے اسلامی معاشرہ وہ مقام حاصل نہیں کر سکا جو اس کے مدنظر ہے۔ (باقی)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہبہ کی ہوئی چیز واپس لینا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهٖ

(مسلم کتاب الھبات)

ترجمہ:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہبہ کر کے چیز واپس لے وہ اس کتے کی طرح ہے جو اپنی کی ہوئی قے کو چاٹتا ہے۔

اسلام کا حُسن

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ۔ (ترمذی کتاب الزھد)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے اسلام کا حسن اس میں ہے کہ وہ لایعنی یعنی بے کار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے۔ اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس کے لئے ۵ پیسے روز کا خرچ ایسا بوجھ نہیں۔ جو ناقابل برداشت ہو۔ صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ (منیجر الفضل ربوہ)

حج بیت اللہ — اور — اس کے فوائد

(رقم فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۴)

حج ایک اہم عبادت ہے جو اسلام نے مقرر کی ہے۔ جب کوئی شخص مکہ مکرمہ میں جاتا ہے اور مناسکِ حج کو پوری طرح بجا لاتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آجاتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والے ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جاتے ہیں۔

پھر حج سے مسلمانوں کے اندر مرکزیت کی روح بھی پیدا ہوتی ہے اور انہیں اپنی اور باقی دنیا کی ضرورتوں کے متعلق غور و فکر کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسرے کی خوبیوں کو دیکھنے اور ان کو اخذ کرنے کا انہیں موقع ملتا ہے اور باہمی اخوت اور محبت میں ترقی ہوتی ہے۔ غرض حج ارکانِ اسلام میں سے ایک اہم رُکن ہے جس کی طرف اسلام نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے وہ لوگ جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت عطا فرمائی ہو اور جن کی صحت سفر کے بوجھ کو برداشت کر سکتی ہو اُن کا فرض ہے کہ وہ اس حکم پر عمل کریں اور حج بیت اللہ کی برکات سے مستفیض ہوں۔ مَیں سمجھتا ہوں آجکل کے امراء کے لئے سب سے بڑی نیکی حج ہی ہے کیونکہ باوجود مال و دولت کے وہ کبھی حج کے لئے نہیں جاتے۔ اور جو لوگ حج پر جاتے ہیں ان میں سے اکثر ایسے ہوتے ہیں جن پر حج واجب نہیں ہوتا۔ مَیں جب حج کے لئے گیا تو ایک حاجی میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کچھ مانگا۔ حضرت نانا جان صاحبؓ مرحوم میرے ساتھ تھے۔ انہوں نے اسے کہا کہ اگر تمہارے پاس کچھ نہیں تھا تو تم حج کے لئے آئے کیوں؟ وہ کہنے لگا میرے پاس بہت روپے تھے مگر سب خرچ ہو گئے۔ حضرت نانا جان مرحومؓ نے پوچھا کہ کتنے روپے تھے۔ وہ کہنے لگا جب مَیں بمبئی پہنچا تھا تو میرے پاس پینتیس روپے تھے اور مَیں نے ضروری سمجھا کہ حج کر آؤں۔ تو وہ پینتیس روپوں کو ہی بہت سمجھتا تھا۔ مگر مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ۳۵ ہزار بلکہ ۳۵-۴۰ لاکھ روپے رکھتے ہیں اور پھر بھی وہ حج کے لئے نہیں جاتے لیکن غرباء میں بہت حاجی نظر آتے ہیں۔ ایک شخص ساری عمر تھوڑا تھوڑا روپیہ جمع کرتا رہتا ہے۔ اور جب چند سَو روپیہ اس کے پاس اکٹھا ہو جاتا ہے تو وہ تمام عمر کا اندوختہ لے کر حج کے لئے چل پڑتا ہے۔ حالانکہ اسی روپیہ پر اس کے بیوی بچوں کی آئندہ زندگی کا مدار ہوتا ہے۔ وہ اگر اس روپے سے اچھے بیل خرید لے یا کچھ ایکڑ زمین لے لے تو اس کے بیوی بچوں کے لئے سہولت پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن وہ اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ اور روپیہ اٹھاتا اور حج کے لئے چل پڑتا ہے۔ تو امراء کے لئے سب سے بڑی نیکی حج ہے۔ کیونکہ وہ حج میں سب سے زیادہ کوتاہی کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی ملازم ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ پنشن لے کر حج کو جائیں گے لیکن یہ خیال نہیں کرتے کہ پنشن پانے کے بعد زندگی بھی پائیں گے یا نہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ پنشن لینے کے بعد ایسے بیمار پڑتے ہیں کہ اس قابل ہی نہیں رہتے کہ حج کو جا سکیں پنشن تو گورنمنٹ دیتی ہی اس وقت ہے جب اچھی طرح نچوڑ لیتی ہے اور سمجھتی ہے کہ اب یہ ہمارے کام کا نہیں رہا۔ پھر بعض لوگ کاروبار کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں کہ اگلے سال جائیں گے پھر اس سے اگلے سال کا ارادہ کر لیتے ہیں حالانکہ دنیا کے کام تو ختم ہوتے ہی نہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی ہو تو جلدی حج کر لینا چاہیئے۔

مَیں جب تعلیم کے لئے مصر گیا تو ارادہ تھا کہ حج بھی کرتا آؤں گا مگر پختہ ارادہ نہ تھا کہ اسی سال حج کروں گا۔ یہ بھی خیال آتا تھا کہ واپسی پر حج کر لوں گا جب مَیں بمبئی پہنچا تو وہاں نانا جان صاحب مرحومؓ بھی آملے وہ براہِ راست حج کو جا رہے تھے۔ اس پر میرا بھی ارادہ پختہ ہو گیا کہ اسی سال ان کے ساتھ حج کر لوں۔ جب پورٹ سعید پہنچے تو مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اگر حج کی نیت ہے تو کل ہی جہاز میں سوار ہو جاؤ کیونکہ یہ آخری جہاز ہے گو حج میں ابھی دس پندرہ روز کا وقفہ تھا مگر فاصلہ بھی وہاں سے قریب ہے اس لئے خیال کیا جاتا تھا کہ ابھی اَور کئی جہاز حاجیوں کے مصر سے جدّہ جائیں گے۔ میرے ساتھ عبد الحی صاحب عرب بھی تھے وہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ اگلے جہاز پر چلے جائیں گے۔ مگر مجھے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اگر نیت ہے تو اسی جہاز سے جاؤ ورنہ جہازوں میں روک پیدا ہو جائے گی اس لئے مَیں نے چلنے کا پختہ ارادہ کر لیا وہاں جو ایک دو اصحاب واقف ہوئے تھے وہ بھی کہنے لگے کہ ابھی تو کئی جہاز جائیں گے۔ قاہرہ اور اسکندریہ وغیرہ دیکھتے جائیں۔ اتنی دُور آ کر ان کو دیکھے بغیر چلے جانا مناسب نہیں مگر مَیں نے کہا مجھے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کل نہ جانے سے حج رہ جانے کا خطرہ ہے اس لئے مَیں تو ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ اس جہاز ران کمپنی سے گورنمنٹ کا کوئی جھگڑا تھا۔ اس جھگڑے نے ایسی صورت اختیار کر لی کہ وہ جہاز آخری ثابت ہوا اور کمپنی والے اس سال حاجیوں کے لئے کوئی اَور جہاز نہ لے گئے۔

غرض کئی لوگ حج کی خواہش تو رکھتے ہیں مگر وقت پر اُسے پُورا نہیں کرتے اور اس طرح وہ ایک بہت بڑی نیکی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ پس جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے استطاعت عطا فرمائی ہو وہ حج بیت اللہ سے مشرّف ہونے کی کوشش کریں مگر حج میں بھی جب تک تقویٰ اور خشیت اللہ کو مدِّنظر نہ رکھا جائے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ مَیں جب حج کرنے کے لئے گیا تو سورت کے علاقہ کے ایک نوجوان تاجر کو مَیں نے دیکھا کہ جب وہ منیٰ کی طرف جا رہا تھا۔ تو بجائے ذکرِ الٰہی کرنے کے اُردو کے نہایت ہی گندے عشقیہ اشعار پڑھتا جا رہا تھا اتفاق کی بات ہے کہ جب مَیں واپس آیا تو جس جہاز میں مَیں سفر کر رہا تھا اُسی جہاز میں وہ بھی واپس آ رہا تھا۔ ایک دن مَیں نے موقع پا کر اس سے پوچھا کہ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ آپ حج کے لئے کیوں آئے تھے مَیں نے تو دیکھا ہے کہ آپ منیٰ کو جاتے ہوئے بھی ذکرِ الٰہی نہیں کر رہے تھے اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ہاں حاجی کی دکان سے سَودا زیادہ خریدا کرتے ہیں۔ جہاں ہماری دکان ہے اس کے بالمقابل ایک اَور شخص کی دکان بھی ہے وہ حج کر کے گیا اور اس نے اپنی دکان پر حاجی کا بورڈ لگا لیا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارے گاہک بھی اُدھر جانے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر میرے باپ نے مجھے کہا کہ تُو بھی حج کر آ تا کہ واپس آ کر تو بھی حاجی کا بورڈ اپنی دکان پر لگا سکے۔ اب بتاؤ کیا اس کا حج اس کے لئے ثواب کا موجب ہوا ہوگا۔ ثواب کا تو کیا سوال ہے اس کا حج اس کے لئے یقیناً گناہ کا موجب ہوا ہوگا۔ پس ان کو اپنے تمام کاموں میں ہمیشہ یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ اچھے سے اچھا کام کرنے میں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کو مدِّنظر رکھے ورنہ وہی نیکی اس کے لئے ہلاکت اور عذاب کا باعث بن جائے گی۔ بے شک حج ایک بڑی نیکی ہے لیکن اگر کوئی شخص محض اس لئے حج پر جاتا ہے کہ اس کا لوگوں میں اعزاز بڑھ جائے یا رسم و رواج کے ماتحت جاتا ہے یا اس لئے جاتا ہے کہ لوگ اسے حاجی کہیں تو وہ اپنا پہلا ایمان بھی مٹا کر آئے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سُنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ سردی کا موسم تھا۔ کسی ریل کے اسٹیشن پر کوئی اندھیا بڑھیا گاڑی کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ اس کے پاس کوئی کپڑا بھی نہ تھا سوائے ایک چادر کے جو اس نے پاس رکھی ہوئی تھی تا کہ جب گاڑی میں بیٹھنے کے بعد تیز ہوا کی وجہ سے سردی محسوس ہو تو اوڑھ لے۔ اس نے وہ چادر پاس رکھی ہوئی تھی اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ اسے ٹٹول لیتی تھی۔ ایک شخص اس کے پاس سے گزرا اور اس نے سوچا کہ یہ تو اندھی ہے اور پھر اندھیرا بھی ہو چکا ہے اس لئے اگر مَیں یہ چادر اٹھا لوں تو نہ اس کو پتہ لگے گا اور نہ پاس کے لوگوں کو پتہ لگے گا۔ اس پر اس نے چپکے سے وہ چادر کھسکا لی۔ بڑھیا چونکہ بار بار اسے ٹٹولتی تھی اسے پتہ لگ گیا کہ کسی نے چادر اٹھا لی۔ اس نے جھٹ آوازیں دینی شروع کر دیں کہ اے بھائی حاجی میری چادر دے دو مَیں اندھی غریب ہوں اور میرے پاس اَور کوئی کپڑا نہیں۔ وہ شخص فوراً واپس مُڑا اور اس نے چادر تو آہستہ سے اسکے ہاتھ میں پکڑا دی مگر کہنے لگا مائی یہ تو بتاؤ تمہیں کس طرح پتہ لگا کہ مَیں حاجی ہوں۔ وہ بڑھیا کہنے لگی بیٹا! ایسے کام سوائے حاجیوں کے اَور کوئی نہیں کر سکتا۔ مَیں اندھی کمزور اور غریب ہوں۔ سردی کا موسم ہے اور مَیں بالکل اکیلی ہوں۔ ایسی حالت میں میرا ایک ہی کپڑا اچکنے کی کوئی عادی چور بھی جرأت نہیں کر سکتا یہ ایسا کام ہے جسے حاجی ہی کر سکتا ہے۔

غرض حج کا اسی صورت میں فائدہ ہو سکتا ہے جب انسان اپنے دل میں خدا تعالیٰ کا خوف رکھے اور اخلاص اور محبت کے ساتھ اس فریضہ کو ادا کرے۔ اگر وہ اخلاص کیش تو حج کے لئے جاتا ہے تو وہ ایمانوں کے ڈھیر لے کر واپس آتا ہے۔ اور اگر وہ اخلاص کے بغیر جاتا ہے تو وہ اپنے پہلے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔"

ہمیں کیسے مربیوں کی ضرورت ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

مبلّغ (مربی) ایسے ہونے چاہئیں جن میں دین کی رُوح دوسروں کی نسبت زیادہ قوی اور طاقتور ہو اور وہ دین کے لئے ہر وقت قربان ہونے کے لئے تیار ہوں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۳۶ء صفحہ ۲۴)

ہمیں وہ مبلّغ چاہئیں جن کی نظریں نیچی ہوں جو شرم و حیا کے پتلے ہوں جو اپنے دل میں خوفِ خدا رکھتے ہوں، لوگ جنہیں دیکھ کر کہیں کہ یہ کیا جواب دے سکیں گے۔ ہمیں ان فلسفیوں کی ضرورت نہیں جو مباحثوں میں جیت جائیں بلکہ ان خادمانِ دین کی ضرورت ہے جو مسجدوں میں جیت کر آئیں۔ اگر وہ مباحثوں میں ہار جائیں تو سَو دفعہ ہار جائیں ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے کہ زبانیں چٹخارا لیں مگر ہمارے حصہ میں کچھ نہ آئے۔ مرغن غذائیں کریں اور ہم محروم رہیں۔ (رپورٹ مجلس مشاورت ۳۶ء)

جو شخص تقویٰ و طہارت پیدا کرتا ہے جو قلوب کی اصلاح کرتا ہے وہی حقیقی مبلّغ ہے۔ مبلّغ وہ ہے کہ اسے کچھ ملے یا نہ ملے اس کا فرض ہے کہ تبلیغ کا کام کرے۔ مبلغین کا کام یہ ہے کہ خلافت کی ہر آواز کو خود سُنیں اور سمجھیں اور پھر ہر جگہ اسے پہنچائیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت صفحہ ۲۷)

مبلّغین کا کام ہے دعائیں کرنا۔ نمازوں میں خشوع و خضوع سے کام لینا اور عجز و انکسار کا اظہار کرنا۔۔۔ تقویٰ کا ایسا نمونہ پیش کرنا کہ لوگ ان کو دیکھ کر ہر ان کا اثر قبول کریں۔ (ایضاً)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا نمونہ دیکھنا چاہیئے وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دُنیا کے بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلّغین اور واعظین مقرر کئے جائیں وہ قانع ہونے چاہئیں، اور دولت و مال کا ان کو فکر نہ ہو۔۔۔ متقی کو خدا تعالےٰ آپ مدد دیتا ہے وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے اگرچہ بہت لوگ اس جگہ آتے ہیں مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو تو اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ پر پھر نکلیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو مگر ہر ایک سخت کلامی اور گالی سُنکر آگے نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شر کا خوف ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ و فساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی ان کی بات کو سُنتا ہے اس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور اکھاڑوں سے پرہیز کریں کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں۔" (بدر اکتوبر ۱۹۰۷ء)

(مرتبہ محمد اسد اللہ قریشی (مربی سلسلہ) کوٹلی آزاد کشمیر)

درخواستِ دعا

خاکسار ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار شیخ سبیح اللہ۔ ربوہ)

وقفِ جدید کا چندہ وعدے کے ساتھ ہی ادا کرنیوالوں کیلئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی دعا اور اظہارِ خوشنودی

جماعتِ احمدیہ کراچی کی طرف سے ۳۵ ایسے احباب کی فہرست موصول ہوئی جنہوں نے اپنا وقفِ جدید کا چندہ وعدہ کرنے کے ساتھ ہی ادا فرمایا۔ جب ان احباب کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے گئے تو حضور نے ان پر اظہارِ خوشنودی کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ

"اللہ تعالےٰ احسن جزاء دے۔" (آمین)

اس ضمن میں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی اور مکرم محمد شفیع خاں صاحب سیکرٹری وقفِ جدید کراچی خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ انہوں نے ہمت اور تندہی سے کام لے کر احبابِ جماعت کے وعدے اور وصولی کا کام کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

ان احباب کی فہرست درج ذیل ہے:۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اسماء گرامی	رقم	اسماء گرامی	رقم
قریشی عبد القیوم صاحب	۳۶/-	رشید احمد صابر صاحب	۳۰/-
ڈپٹی محمد حسین صاحب	۹/-	عبد الرحیم صاحب مدہوش رحمانی	۱۲۰/-
محمد اقبال داؤدی صاحب	۱۲/-	عابد لطیف اجمل صاحب	۱۵/-
غلام محی الدین صاحب	۱۲/-	چوہدری غلام احمد صاحب	۳۳/-
نعیم احمد صاحب شرما	۱۰/-	ملک جمیل احمد خاں صاحب	۲۵/-
عین الدین خاں صاحب	۶/-	میجر محمد نذیر احمد صاحب	۳۰/-
چوہدری اختر نصیر احمد صاحب	۱۶/-	شیخ رفیع الدین احمد صاحب مع متعلقین	۲۴/-
کوثر باجوہ صاحب	۱۵/-	مرزا محمد بشیر احمد بیگ صاحب	۶/-
شمیم النساء صاحبہ بیگم کوثر باجوہ	۸/-	چوہدری محمد حسین صاحب (ماڑی پور)	۶/-
عبد الشکور باجوہ ابن " "	۷/-	ماسٹر ظہور الدین احمد صاحب "	۲۱/-
مسعود احمد باجوہ " " "	۷/-	قریشی خلیل احمد صاحب "	۸/-
آنسہ شمیم بنت " " "	۷/-	اسکواڈرن لیڈر محمود احمد صاحب باجوہ	۵۲/- خود، ۲۰/- بچگان
عارفہ شمیم " " "	۷/-	شان محمد صاحب شیخ	۱۰/-
علی محمد جلال الدین صاحب	۲۰/۵۰	ڈاکٹر محمد ارجمند صاحب قریشی	۴۰/-
چوہدری فضل الرحمان صاحب مع بچگان	۲۱/۲۵	لیفٹیننٹ مرزا سعید احمد صاحب	۵۵/-
بچگان قریشی عطاء اللہ صاحب	۵/۸۷	غلام جیلانی صاحب کباڑی	۷/-
ملک محمد ابراہیم صاحب	۹/-	لیفٹیننٹ کے عمر امجد صاحب	۴۰/-
ملک محمد یونس صاحب	۷/-		

قراردادِ تعزیت

مکرم محمد بن عبدی صاحب کے والد محترم الحاج احمد اوکاشو مورخہ ۲ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ۱۹۶۲ء میں مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ مرحوم بہت مخلص۔ تقویٰ شعار اور سلسلہ کا درد رکھنے والے تھے۔ اس کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے لختِ جگر کی مفارقت برداشت کی اور دینی تعلیم کے لئے یہاں بھجوایا۔

آپ جماعت احمدیہ "ہاروشہ" (تنزانیہ) کے پریذیڈنٹ اور کنگاری میں ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے چیئرمین تھے۔ آپ نے چار بیوائیں، تین بیٹے اور آٹھ بیٹیاں بطور یادگار چھوڑے ہیں۔

ہم ممبران الجمعیۃ العلمیہ آپ کے عزیز و اقارب سے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرماوے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرماوے۔ آمین۔

(طلبائے جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری رضی اللہ عنہ کی یاد میں

(مکرم لطف الرحمان محمود۔ ایم اے سیرالیون)

حضرت حافظ صاحبؓ کے انتقال پُرملال کی خبر ملتے ہی یہاں کے تمام پاکستانی احمدی احباب نے گہرے رنج و الم کا اظہار کیا کیونکہ ان میں سے تقریباً ایک کو حضرت حافظ صاحب مرحوم و مغفور کی ایمان افروز صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع ملا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کے وجود سے بے شمار برکتیں وابستہ ہیں۔ حضرت حافظ صاحب میخانہ احمد کے پرانے باڈکشوں میں سے تھے۔ اس عظیم الشان شرف کے علاوہ کوئی گوناگوں ذاتی اوصاف سے متصف تھے آپ ایک عالم دین اور مستجاب الدعوات بزرگ اور نفع رساں وجود تھے۔

حضرت حافظ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے آپ کو حضرت اقدس کے انفاس طیبہ سے فیضیاب ہونے کا موقع ملا۔ حضرت اقدس کا طریق تھا کہ تصانیف کا جو حصہ حضور تحریر فرماتے اسے ساتھ ساتھ مجالس عرفان میں سنایا جاتا۔ حضرت حافظ صاحب فرمایا کرتے کہ اس طرح ان مجالس و محافل میں متعدد کتب انہیں تقریباً مکمل سننے کا شرف حاصل ہے۔

ابتدائی برسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مہمانوں کے ساتھ باہر کھانا تناول فرمایا کرتے تھے۔ حضرت حافظ صاحب مسیح محمدی کے ان خوش قسمت حواریوں میں شامل تھے جنہیں ایک ہی دسترخوان پر حضور کے ساتھ مائدہ کھانے کا شرف حاصل تھا!

حضرت حافظ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کی تاریخ اپنی آنکھوں کے سامنے بنتی دیکھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دورِ خسروی سے اکتساب فیض کے بعد حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چھ سالہ دورِ خلافت دیکھنے کا موقع ملا۔ پھر حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ کا اکاون سالہ ولولہ انگیز دورِ خلافت دیکھا۔ اس کے بعد پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اطال اللہ بقاءہٗ کی خلافت کا شاندار آغاز اور نئی حرکت اور پرواز دور کے ابتدائی چار سال بھی دیکھے اس دوران میں کئی پیشگوئیاں پوری ہوتی نظر آئیں جماعت کی ترقیات کی بشارات عملی جامے میں نظر آئیں۔ فتنوں اور مخالفتوں کی آگ بھڑکتی دیکھی اور پھر اسے خدائی وعدوں کے مطابق گلزار بنتے بھی دیکھا بوستان احمد میں کونپلیں پھوٹتی نظر آئیں اور انہیں شجر سایہ دار کے روپ میں بھی دیکھا۔

حضرت حافظ صاحب ان بزرگوں میں سے تھے جن کے سینوں میں احمدیت کی مستند تاریخ کے گنجینے مدفون تھے یہی وجہ تھی کہ تقسیم برصغیر ہند کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جن چنیدہ بزرگان جماعت کو حفاظت کے خاص اہتمام کے ساتھ پاکستان بھجوایا تھا ان میں حضرت حافظ صاحب کا وجود شامل تھا جس انسان نے نامساعد حالات کے باوجود انہی وعدوں اور پیش خبریوں کے مطابق ایک قطرے کو سمندر، ذرے کو کوہ گراں اور ایک بیج کو تناور درخت بنتے دیکھا ہو۔ اس کے ایمان کی کیا کیفیت ہوگی۔ حضرت حافظ صاحب ایک رئیس خاندان میں سے تھے۔ لیکن ساری عمر درویشی میں بسر کر دی۔ دریا پر دھونی رمائی اور عمر گذار دی

بلند پایہ علمی و ادبی مقام

حضرت حافظ صاحب حافظ قرآن عالم دین۔ بلند پایہ شاعر، صاحب طرز ادیب کامیاب مناظر اور بالغ نظر نقاد ہونے کے علاوہ زبان اردو کی ایک اہم شخصیت بھی تھے۔ امیر مینائی کی یادگار تھے۔ اور ریاض خیرآبادی اور جناب دل وغیرہ مشہور شعراء شاگردان امیر کے خواجہ تاش تھے۔ فخر سے فرمایا کرتے تھے کہ امیر مینائی کے کسی شاگرد نے حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت نہیں کی اور اپنی زبان اور قلم کو احمدیت کی مذمت سے آلودہ نہیں ہونے دیا۔ اس حقیقت کو بیان کر کے آپ بہت مسرور نظر آتے تھے۔ یہ بھی عشق کی ایک ادا ہے!

الفضل کے پرانے خاتم النبیینؐ نمبروں میں حضرت حافظ صاحبؓ کی عشق رسولؐ کے جذبات میں ڈوبی ہوئی نعتوں کے علاوہ امیر مینائی کے متعدد شاگردوں کا کلام بھی شائع شدہ موجود ہے۔ اس سے ان اصحاب کے جماعت سے لگاؤ اور حضرت حافظ صاحب سے تعلق پر بھی روشنی پڑتی ہے۔

حضرت حافظ صاحب ایک بہت بڑے عالم دین تھے۔ حضرت اقدس کی کتب تقریباً حفظ تھیں۔ بعض کتب کے صفحات تک یاد تھے اور اکثر علماء حیران کن حد تک صفحہ اور صفحہ اور سطر کی تعیین کے ساتھ سنا کر سامعین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیتے تھے۔

مخالفین کے لٹریچر کا محاسبہ کرتے کرتے ان کتابوں کے صفحات اور مقامات بھی یاد ہو گئے تھے۔ جب تبلیغی گفتگو کے دوران کبھی موازنہ فرماتے یا مخالفین کے پیش کردہ غلط حوالہ جات کا تجزیہ کرتے تو سننے والے جہاں ان کے حیران کن حافظہ سے متاثر ہوتے وہاں دین کے نام پر کی جانے والی فنی خیانتوں پر بھی انگشت بدنداں رہ جاتے۔

فرمایا کرتے تھے کہ ابتدائی دور میں کسی مخالف نے کہا کہ اگر احمدیت سچی تحریک ہے تو آنے والے دمقان میں قرآن حفظ کر کے مسجد میں سناؤ۔ آپ نے اس چیلنج کو منظور کیا۔ اور جب اس سال رمضان آیا تو آپ نے سارا قرآن اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنایا۔ یہ غیر معمولی حافظہ اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں غیر معمولی برکت ڈالی اور یہ امتیاز کی کیفیت آخر تک قائم رہی۔

جن باذوق اصحاب کو حضرت حافظ صاحب کے کلام کو پڑھنے کا موقع ملا ہے وہ آپ کی قادر الکلامی طبع رواں کی جولانی، شوکت الفاظ، نزاکت خیال اور قدرت بیان سے واقف ہیں۔ میرؔ کا یہ مصرعہ حضرت حافظ صاحب پر صادق آتا ہے ؎

مستند ہے میرا فرمایا ہوا!

آپ کی کوثر و تسنیم سے دھلی ہوئی زبان جماعت کے مصنفین کے لئے ایک قابل تقلید نمونہ تھی۔ جماعت کے علم کلام پر عبور تاریخ احمدیت سے گہری واقفیت، علمی تفوق اور زبان دانی کے اسالیب و رموز پر "اتھارٹی" ہونے کی وجہ سے، جماعت کے مصنفین آپ کے گرانقدر مشوروں سے مستفید ہوتے اور ان کی طرف سے شائع ہونے والی کتب اکثر نظر ثانی کے لئے آپ کے پاس بھیجی جاتیں۔ بڑھاپے اور ضعف کے ایام میں بھی اس دماغ سوز اور محنت طلب کام کو ہمیشہ بڑے انہماک اور استغراق سے سرانجام دیتے اگر کتب کے دیباچوں میں حضرت حافظ صاحب کے گرانقدر مشوروں اور نظر ثانی کا تذکرہ موجود ہے متعدد رسائل اور کتابچے آپ نے خود بھی رقم فرمائے (باقی)

تحریک جدید کے وعدوں میں اضافہ ہونا چاہیئے

امسال فہرست ہائے وعدہ جات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض احباب سابقہ سالوں کی طرح اپنے وعدہ میں ایک ایک آنہ یا دو آنہ کا اضافہ پیش کر رہے انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال اپنے افتتاحی خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ

"آئندہ سال جو یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعت کے انصار کو دفتر دوم کی ذمہ داری آج ہی انصار پر ڈالتا ہوں) جماعتی نظام کی مدد کرتے ہوئے (آزادانہ طور پر نہیں) یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ دفتر دوم کے معیار کو بلند کریں۔ اور اس کی اوسط انیس ۱۹ روپیہ سے بڑھا کر تیس روپے فی کس پر لے آویں"

اس ارشاد کی روشنی میں احباب جماعت خود ہی اندازہ لگا لیں کہ انیس ۱۹ روپیہ کو تیس روپیہ تک بڑھانے کی خاطر کس قدر اضافہ کی ضرورت ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ترسیل زر اور آنکھوں کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال۔ سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۴۲۶

میں شمیم بیگم زوجہ چوہدری محمد یحییٰ صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۹ ۶-ن ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶-۱۱-۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند	۱۵۰۰ روپے
۲- موسیٰ ور طلائی زیور	۵۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامضاء:- شمیم بیگم اہلیہ چوہدری محمد یحییٰ چک ۹۹ ۶-ن

گواہ شد:- محمد یحییٰ خاوند موصیہ

گواہ شد:- محمد صادق بے نسیکر وصایا

مسل نمبر ۱۹۴۷۷

میں سعیدہ بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب قوم چغتائی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ ڈلاہی ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸-۳-۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند	۷۰۰ روپے
۲- ورثہ جو بھائی سے ملا ہے	۳۳۰ "
۳- بالیاں	۸۰ "
کل جائداد	۱۱۱۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامضاء:- سعیدہ بیگم چاہ ڈلاہی ضلع ملتان۔

گواہ شد:- بشیر احمد موصی ولد ملک عزیز احمد چاہ ڈلاہی۔ ضلع ملتان

گواہ شد فادر بخش خان کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ

جملہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان کے امراء صدر صاحبان کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

جیسا کہ قبل ازیں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کا پہلا حصہ جس میں انتظامی قواعد کے علاوہ انتخابات عہدیداران سے متعلق مکمل قواعد درج ہیں۔ طبع ہو چکا ہے۔ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے اس حصہ کی ایک کاپی کا ہر جماعت میں موجود ہونا اشد ضروری ہے کیونکہ جماعتوں میں ان قواعد و ضوابط کی عدم موجودگی کی وجہ سے بہت سی غلط فہمیاں اور دقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جن کو واضح کرنے کے لئے سلسلہ کا نہایت قیمتی وقت خرچ کرنا پڑتا ہے۔ لہذا جن جن جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان نے ابھی تک قواعد و ضوابط کی یہ کتاب حاصل نہیں کی۔ وہ جلد سے جلد نظارت ہذا سے حاصل کریں۔ اس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ پچیس پیسے اور بمعہ محصول ڈاک دو روپے دس پیسے ہے (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ہماری عید

اللہ تعالیٰ آپکو اور آپ کے جملہ عزیز و اقارب کو آنے والی عید مبارک کرے۔ اس تقریب سعید کے پیش نظر ہمارے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک اور عظیم الشان عید کی طرف بھی ہمیں متوجہ فرمایا ہے۔ حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہماری سب سے بڑی عید اس وقت ہوگی۔ جب اسلام دنیا کے کناروں تک پھیل جائے گا۔ اور دنیا کے کونے کونے سے اللہ اکبر کی آوازیں اٹھنی شروع ہو جائیں گی"

پس ہماری جماعت کے تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نام کو اکناف عالم میں بلند کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں حصہ لیں۔ تاکہ ہماری زندگیوں میں ہمیں حقیقی عید حاصل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ (قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

مرض الموت میں وصیت

(از ارشادات حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"پھر بعض لوگ مرض الموت میں وصیت کر دیتے ہیں حالانکہ یہ وصیت منظور نہیں ہوتی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا ہے۔ وصیت وہی ہے جو حیات اور زندگی میں کی جائے اور غیر مشتبہ ہو۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جو وصیت کے برابر چندہ دیتے ہیں اور ایسے سٹیکروں آدمی ہیں وہ حساب لگا کر وصیت کر دیں۔ بعض اگر غور کریں گے تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ صرف ایک پیسہ زیادہ چندہ دینے سے ان کے لئے جنت کا وعدہ ہو جاتا ہے۔ پس جس قدر ہو سکے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ وصیت کریں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وصیت کرنے سے ایمانی ترقی ضرور ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اپنی زمین میں متقی کو دفن کرے گا۔ تو جو شخص وصیت کرتا ہے۔ اسے متقی بنا بھی دیتا ہے۔ (الفضل یکم ستمبر ۱۹۳۳ء)

"وصیت کے متعلق میرے خیالات بہت سخت ہیں۔ اس کے متعلق پہلے جو کچھ ہوتا رہا ہے اس پر عمل کیا جاوے۔ مگر میرے نزدیک مرض الموت کی درست نہیں کیونکہ اس وقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو موت کو قریب سمجھ کر مال کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے

دوئم اس سے یہ نقص ہوتا ہے کہ ایک شخص جو اڑھائی تین سو روپیہ تنخواہ پاتا رہتا ہے۔ اور دین کی خدمت سے غافل اور اس کی جائیداد کوئی نہیں ہوتی وہ ایسے وقت میں وصیت کر کے وصیت کے اصل مفہوم کے خلاف عمل کر کے وصیت کنندوں میں داخل ہو جاتا ہے"

(منقول از اخبار الفضل نمبر ۵۱ جلد ۷ مجریہ ۸ دسمبر ۱۹۱۹ء)

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

اعلان نکاح

برادرم مبارک احمد صاحب بی اے بی ایڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ابن چوہدری عبد الرحیم صاحب کاٹھگڑھی کے نکاح کا اعلان ہمراہ محترمہ ساجدہ صاحبہ ایف اے سی ٹی بنت چوہدری عبد القادر خانصاحب لاہور سے مولانا ابو العطاء صاحب نے دو ہزار مہر پر مورخہ ۲۹-۲-۲۳ بعد نماز مغرب فرمایا۔

احباب جماعت رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔

(عبد السمیع خاں ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سیاسی لیڈروں سے شیخ مجیب الرحمٰن کی ملاقات

لاہور ۲۵ فروری۔ عوامی لیگ (چھ نکاتی) کے سربراہ شیخ مجیب الرحمٰن نے کل لاہور میں ایئر مارشل اصغر خان، سید محبوب مرشد، جنرل اعظم خان اور ملک جیلانی سے قومی مسائل پر الگ الگ بات چیت کی۔ انہوں نے مختلف سیاسی امور اور ملک کے آئینی مستقبل سے متعلق مختلف تجاویز کا جائزہ لیا۔ بعد ازاں شیخ مجیب الرحمٰن اور سید محبوب مرشد راولپنڈی روانہ ہو گئے۔

وہ کل وہاں جمہوری مجلس عمل کے رہنماؤں کے ساتھ بات چیت کر کے گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے کوئی مشترکہ فارمولا تلاش کریں گے۔

جمہوری مجلس عمل کا اجلاس

راولپنڈی ۲۵ فروری۔ آج صبح جمہوری مجلس عمل کا اجلاس ہو رہا ہے اس میں عوامی لیگ (چھ نکاتی) کے بعد شیخ مجیب الرحمٰن بھی شرکت کر رہے ہیں۔ اجلاس میں حکومت کے ساتھ مذاکرات کے لئے گول میز کانفرنس کی تاریخ کا فیصلہ کیا جائے گا۔

صدر ایوب سے گورنروں کی ملاقات

راولپنڈی ۲۵ فروری۔ صدر ایوب سے کل مشرقی اور مغربی پاکستان کے گورنروں مسٹر عبدالمنعم خان اور مسٹر محمد موسیٰ نے ملاقات کی اور تھوڑی دیر تک ان کے ساتھ رہے خیال کیا جاتا ہے کہ انہوں نے ملک کے دونوں صوبوں کی سیاسی صورت حال اور نظم و نسق کے معاملات پر صدر سے تبادلہ خیال کیا۔ پرسوں دونوں گورنروں نے صدارتی کابینہ کے اجلاس میں بھی شرکت کی تھی۔

روسی وزیر دفاع مارچ میں پاکستان آئیں گے

ماسکو ۲۵ فروری۔ روس کے وزیر دفاع مارشل آندرے گریشکو مارچ کے پہلے پندرھواڑے میں کسی وقت پاکستان کا دوستانہ دورہ کریں گے اس بات کا اعلان کل یہاں سرکاری طور پر کیا گیا ہے مارشل گریشکو پاکستانی وزیر دفاع اے آر خان کی دعوت پر پاکستان کا دورہ کریں گے۔

شاہ سعود کی میت ریاض پہنچا دی گئی

ایتھنز ۲۵ فروری۔ سعودی عرب کے سابق حکمران شاہ سعود کی میت کو بذریعہ طیارہ دارالحکومت ریاض پہنچا دی گئی۔ وہ کل ایتھنز میں حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے تھے طیارے میں مرحوم کی دیکھ بھال کرنے والے عملے کے چالیس افراد اور ان کے بعض قریبی دوست سوار تھے۔ ۶۶ سالہ سابق شاہ سعود گیارہ سال تک حکمران کرنے کے بعد ۱۹۶۴ء میں تخت سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ وہ کچھ عرصہ سے ایتھنز میں زیر علاج تھے۔ شاہ سعود کا جسد خاکی لانے کے لئے ان کے بھائی شاہ فیصل نے ایک خاص طیارہ کل یونان بھیج دیا تھا۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آ گئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور وہ آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب ضرور اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

شفق اور بسیم سے ہونیوالا جانوروں کا مہلک

اپھارہ

"اکسیر اپھارہ" کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے موسم زردی پر ہے جانوروں کی حفاظت کے لئے "اکسیر اپھارہ" کافی مقدار میں منگوا لیں۔ غیر مفید ثابت ہونے پر پوری قیمت واپس فی پیکٹ ۱/۸ روپیہ درجن پر ۳۳ فی صد کمیشن ڈو درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل گولبازار ربوہ

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جو پشت ہا پشت سے آپ کی اور آپ کے خاندان کی امانت اور دیانت سے مسلسل خدمت کرتا رہا ہے آپ کا جانا پہچانا اور آزمایا ہوا ہے

آج اس کی دس ہزار ۱۰,۰۰۰ سے زیادہ شاخیں بڑے بڑے شہروں کے علاوہ چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی آپ کی خدمت کے لئے موجود ہیں۔

[illegible]

آج ہی صرف دو روپیہ سے سیونگ کا کھاتہ کھلوایئے

سب کا بینک

پوسٹ آفس سیونگ بینک

ہستی ہر شہر میں خدمت کو موجود

PRESTIGE D-P-P-487/104

ضرورت ہے

ہمیں اپنی ادویات کی دکان پر چند محنتی اور تجربہ کار سیلز مینوں اور ڈسپنسروں کی ضرورت ہے خواہشمند حضرات رجوع کریں

شفا میڈیکو ۶۹ نسبت روڈ لاہور

صرف منہ کے ایمان پر کفایت کرنا کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پوری طرح عملاً کوشش کرنی چاہیئے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ اجْتَبٰكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صرف منہ کے ایمان پر کفایت نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پوری طرح عملاً کوشش کرتے رہو کیونکہ اس نے تم کو اس وقت دین کے معاملہ میں باقی قوموں میں سے چن لیا ہے اور دین بھی تم کو وہ دیا ہے جس میں کوئی تنگی نہیں بلکہ وہ صراطِ مستقیم کے پانے میں مددگار ہے کوئی ناقابلِ برداشت بوجھ نہیں مفسرین وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ پر بحث کی ہے کہ اس سے مراد کیا ہے کہ اس نے دین کے بارے میں تم پر کوئی تنگی نازل نہیں کی اور انہوں نے کہا ہے کہ اس سے مراد قصرِ صلوٰۃ ہے یعنی اسلام اجازت دیتا ہے کہ سفر میں انسان نماز قصر کرلے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے کثرتِ ازدواج اور مسافر کے لئے روزہ کی رخصت کی طرف اشارہ ہے بعض کہتے ہیں اس میں بیمار کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے اور نابینا پر جہاد فرض نہ ہونے کی طرف اشارہ ہے یہ سب باتیں اپنی اپنی جگہ درست ہوسکتی ہیں لیکن یاد رکھنا چاہیئے یہاں اللہ تعالیٰ نے مِنْ حَرَجٍ فرمایا ہے یعنی اس نے کسی قسم کی کوئی تنگی نہیں رکھی۔ پس اس میں کسی ایک قسم کی تنگی کی طرف اشارہ نہیں کیا گیا بلکہ ساری قسم کی تنگیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اصل مضمون جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ شریعت اس لئے نازل نہیں ہوئی کہ وہ انسان پر بوجھ ڈالے بلکہ شریعت لوگوں کے بوجھوں کو ہلکا کرنے کے لئے نازل ہوئی ہے عیسائیوں نے غلطی سے یہ کہہ دیا کہ شریعت لعنت ہے حالانکہ شریعت تو ایک ہدایت نامہ کے طور پر ہوتی ہے۔ اور نبی ہادی اور راہ نما ہوتا ہے۔ اب کوئی احمق ہی ہوگا جو کسی ہدایت نامہ کو لعنت قرار دے یا طب کی کتابوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے کہ فلاں چیز زہر ہے اور اگر فلاں زہر کوئی شخص کھالے تو اس کا یہ یہ علاج ہے۔ اب کون شخص ہے جو ایسی کتابوں کو لعنت قرار دے سکے۔ ایسی کتابیں ہمیشہ سکھ اور آرام کا موجب ہوا کرتی ہیں نہ کہ تکلیف کا اسی طرح شریعت میں روحانی اور جسمانی آفات سے بچنے کے طریق بتائے جاتے ہیں اور جو مصائب آچکے ہوں ان کو دور کرنے کی ندا سمجھائی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا (النساء ع ۵) یعنی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے لئے تمام مسائل کو خوب کھول کھول کر بیان کردے اور تمہیں بتادے کہ تم فلاں کام کروگے تو فائدہ اٹھاؤ گے اور فلاں کروگے تو نقصان اٹھاؤ گے۔ پھر فرماتا ہے تم سے پہلے بھی کچھ قومیں گزری ہیں ان میں سے بعض نے اپنے اعمال کی وجہ سے سکھ پایا تھا اور بعض نے دکھ۔ خدا چاہتا ہے کہ ان کی باتیں بھی تمہیں کھول کھول کر سنادے اور ان لوگوں کا راستہ بھی بتادے جو ہلاکتوں سے بچ گئے تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے حالات کو اچھی طرح جاننے والا اور ہر کام کی حکمت کو سمجھنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم پر شریعت کے ذریعہ اپنی رحمت کو کامل کرے مگر وہ لوگ جو اپنی خواہشات کی پیروی کرنے والے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم ایک ہی طرف سارے کے سارے جھک جاؤ یعنی اعتدال اور میانہ روی کو ترک کردو اور ایک ہی پہلو کو اختیار کرلو۔"

(تفسیر کبیر سورہ نساء ص ۱۰۵، ص ۱۰۶)

جملہ مربیان، معلمین سلسلہ عالیہ احمدیہ اور انسپکٹران بیت المال کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ نظارت اصلاح وارشاد و نظارت بیت المال ماہ جنوری ۱۹۶۸ء میں آپ کی خدمت میں انفرادی چٹھیاں بھجواتے ہوئے لکھا گیا تھا کہ آپ جماعتوں کے دورہ کے وقت اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھیں کہ جس جماعت میں بھی آپ تشریف لے جائیں اس جماعت سے یہ معلوم کرلیں کہ جماعت کے نئے سہ سالہ انتخابات کروائے جاچکے ہیں یا نہیں اگر عہدیداران کے انتخابات ابھی تک نہ کروائے گئے ہوں تو آپ اس جماعت کے عہدیداران کے انتخابات حسب قواعد کرواکر نظارت ہذا میں بھجوادیں۔ ان چٹھیوں میں مختصراً ضروری قواعد و ضوابط متعلق انتخابات عہدیداران بھی آپ کی سہولت اور رہنمائی کے لئے درج کردیئے گئے تھے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس اہم امر کی طرف پوری توجہ نہیں فرمائی کیونکہ ایک سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اور ابھی تک بڑا حصہ جماعتوں کے انتخابات ہونے باقی ہیں امید ہے آپ اس بارہ میں پوری توجہ فرماکر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(ناظر اعلیٰ)

عیدالاضحیہ کی تقریب پر قربانی کرنے والے احباب متوجہ ہوں

اس مرتبہ انشاء اللہ تعالیٰ عیدالاضحیہ ۲۷ فروری ۱۹۶۹ء کو ہوگی۔ جو احباب اس موقع پر نظارت خدمت درویشان کے زیر اہتمام قربانی کروانا چاہتے ہیں وہ بجائے فی جانور (چھترا) کم از کم مبلغ ساٹھ روپے بھجوادیں تاکہ ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جاسکے۔ چونکہ عیدالاضحیہ کے دنوں میں جانوروں کی قیمتوں میں اضافہ ہوجاتا ہے نیز بسا اوقات اچھا جانور بھی دستیاب نہیں ہوتا لہٰذا احباب رقم بھجوانے میں عجلت فرمائیں یہ رقوم ناظر خدمت درویشان کے نام بھجوائی جائیں تاکہ بروقت مل سکیں۔

(ناظر خدمت درویشان)

اطفال الاحمدیہ کے اجلاس

اطفال الاحمدیہ کی تربیت اور علمی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ہر مجلس ہر ہفتہ یا پندرہ روز کے بعد اطفال کا ایک اجلاس منعقد کرے جس میں مقامی بزرگوں سے خطاب کرنے کی درخواست کی جائے اور خود اطفال کو بھی تقریر مضمون یا نظم پڑھنے کا موقع دیا جائے امید ہے کہ قائدین مجالس متعلقہ عہدیداران کے ذریعہ اس کام میں باقاعدگی پیدا کریں گے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ چند روز سے بیمار ہیں احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ظہور احمد ڈرائنگ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول۔ ربوہ

(۲)

مکرم علیم الدین صاحب آواز ریڈیو سروس بلاک نمبر ۱۸ عیدگاہ روڈ سرگودھا تین ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان تعطیل

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر ۲۷-۲۸ فروری کو دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے ۲۸ فروری اور یکم مارچ کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ (مدیر الفضل)

رجسٹرڈ ایم اے نمبر ۵۲۵